رجسٹرڈ آصفیہ نمبر ۱۸۱

رجسٹرڈ انگلشیہ نمبر

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے ال ال بی عثمانیہ

شرح چندہ
سالانہ ...... ے
ششماہی ...... ہے
سہ ماہی ...... عاں

شرح چندہ
سالانہ ...... ے
ششماہی ...... ہے
سہ ماہی ...... عاں

قیمت فی پرچہ ۲؍

قیمت پرانا پرچہ ۴؍

جلد ۵ | ۳ آبان ۱۳۵۵ف | یکم شوال ۱۳۶۴ھ | ۸ ستمبر ۱۹۴۵ء شنبہ | نمبر ۲۱

بین الاقوامی صورت حال

اٹیم بم کے سیاسی اثرات

ایٹم بم نے جنگ ختم کردی۔ ہر طرف یہی خیال پھیلا ہوا ہے۔ اختتام جنگ پر مسرت کے جذبات کے بجائے مستقبل کے متعلق مختلف ممالک میں خوف اور تردد کے احساسات پائے جارہے ہیں۔ خود مدبرین جنگ اس ہتھیار کے متعلق جس کے ذریعہ انھوں نے مشرق بعید کی جنگ ختم کردی اپنے قلق خاطر کا اظہار کر رہے ہیں اور اس ہتھیار کے امکانات پر غور و فکر میں مصروف ہیں اور یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ سائنٹفک تحقیقات پر بین الاقوامی نگرانی قائم کی جائے۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں ایک دوسرے سے خیر سگالی کے جذبات مفقود ہوں اور اجتماعی اخلاق کو مصلحت وقت اور افراد و اقوام کی خودغرضیوں کے تابع رکھا گیا ہو سائنٹفک تحقیقات پر بین الاقوامی نگرانی کا مشورہ بداہتہً ناقابل عمل ہے۔ یہ ایک ایسا خواب ہے جو شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ ایک ایسی فضا میں جو انتقام کے جذبے سے معمور ہو انسانی جذبات میں تغیر کی توقع رکھنا بے سود ہے۔

یوروپ کی جنگ کے خاتمے کے بعد ایسا امن قائم نہیں ہوا جس کو مبنی بر انصاف کہا جاسکے۔ شکست خوردہ جرمنی کے ساتھ جو برتاؤ کیا گیا اس میں عفو و رحم کا کوئی دخل نہیں۔ خود مسٹر چرچل نے جو اس وقت حزب الاختلاف کے لیڈر ہیں یہ انکشاف کیا ہے کہ پوٹسڈم کے فیصلے تردد اور مایوسی سے پاک نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جرمنی کی قابل کاشت زمین کا ۴/۱ حصہ پولینڈ کو دیا جائے گا۔ مسٹر چرچل نے یورپ کے لئے ایک شگون بد قرار دیا ہے۔ انھوں نے اس امر پر بھی قلق خاطر کا اظہار کیا کہ جدید پولینڈ سے جرمنوں کو نکال دیا جائے گا۔ مسٹر چرچل کے اس خیال میں ایک بڑا طنز ہے کہ پردہ کے پیچھے ایک بڑے پیمانہ پر ایک حزنیہ وقوع پذیر ہو رہا ہے جس نے اس وقت یورپ کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو فاتح یورپ کی زبان سے نکلے ہیں۔ آنے والے واقعات کا احساس مسٹر چرچل کو ذرا دیر میں ہوا۔ جرمنی کی شکست کے بعد روس ایک زبردست طاقت بن گیا اور اسٹالن کے مطالبات پر متحدین کو اکثر جھکنا پڑا تھا۔ ممکن ہے مسٹر چرچل روس سے قوت آزمائی چاہتے ہوں لیکن انگلستان کے باشندے ایک اور جنگ کے امکان سے گھبرا گئے۔ اٹومک بم ان کو نجات کے لئے دستیاب ہوگیا اور اس کی قوت کا مظاہرہ کرنے کا مقصد نہ صرف مشرق بعید کی جنگ ختم کرنے کے لئے کیا گیا بلکہ روس کو دھمکی دینے کے لئے بھی۔

یہی وجہ تھی کہ پوٹسڈم میں اسٹالن پر یہ راز منکشف نہیں کیا گیا۔ اگر روس کو اس ایجاد کا علم ہوتا تو وہ آخری محاذ میں شریک جنگ ہونے کے بجائے پوٹسڈم میں جاپان کو الٹی میٹم دینے میں انگلستان اور امریکہ کا ساتھ دیتا۔ ہیروشیما پر اٹومک بم گرائے جانے کے بعد جاپان کے خلاف اعلان جنگ کرکے اسٹالن نے دنیا کی نظروں میں اپنا وقار گرا لیا۔ روس کی روش میں ایک بات ضرور ایسی ہے جس کی کوئی توجیہ نہیں کی جاسکتی۔ مشرق میں روس نے لڑائی جاری رکھی حالانکہ اتحادیوں نے لڑائی ختم کردی تھی۔ چین کی صورت حال بھی غور طلب ہے۔ اسٹالن اور سونگ میں جبکہ گفت و شنید ہو رہی تھی، ماسکو کے سرکاری اخبارات چیانگ کائی شک پر حملہ کر رہے تھے اور چین کے کمیونسٹوں کو خانہ جنگی کے لئے ابھار رہے تھے۔ لیکن تازہ ترین اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس اور چین کی قومی حکومت کے مابین دوستی نامہ ہوگیا ہے اور اس معاہدے کے شرائط جو تیس سال کے لئے منعقد ہوا ہے شائع ہوچکے ہیں۔ یہ قیاس بیجا نہ ہوگا کہ انگلستان اور امریکہ کا یہ فیصلہ کہ جاپان کے ساتھ جرمنی کے مقابلہ میں کس قدر نرمی برتی جائے روس کے بڑھتے ہوئے عزائم کے خلاف ایک ناگزیر ردعمل تھا۔

لیکن اٹومک بم سے مستقبل قریب میں بین الاقوامی صورت حال میں ایک بنیادی تغیر رونما ہوگا۔ مسٹر بیون نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ اس بم کی ایجاد کے بعد اقوام متحدہ کے منشور میں ترمیم کرنی ہوگی۔ وہ کس قسم کی ترمیمات کرنا چاہتے ہیں اس سے دنیا لاعلم ہے لیکن کوئی منشور نوع انسان کو اس مصیبت سے بچا نہیں سکتا جو آنے والی ہے تاوقتیکہ نظام حق و انصاف کی بنیادوں پر

بقیہ سلسلہ صفحہ ۳

مملکت ہفتہ وار

جلد ۵	۳ آبان ۱۳۵۴ف	نمبر ۲۱

جشن فتح

گذشتہ ہفتہ برطانیہ کے یار وفادار خسرو دکن کے حکم سے مملکت آصفیہ میں اتحادیوں کی فتح کا جشن منایا گیا اور اپنی عادتی فیاضی سے حکومت سرکار عالی نے اس تقریب کو یادگار بنانے کی خاطر دس لاکھ کی رقم نادار طلبہ کے وظائف تعلیمی کے لئے مختص کر دی۔ اس کے علاوہ مزید دس لاکھ کی رقم سے غریب بیواؤں یتیموں اور ناداروں میں اناج اور کپڑا تقسیم کیا گیا۔ بلدہ کی حد تک یہ کار خیر شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ کی نگرانی میں انجام پایا۔ روشنی اور آتش بازی کے انتظامات بھی کئے گئے۔ شکست جرمنی کے بعد جو جشن منایا گیا تھا اس کے متعلق برطانوی ہند سے آنے والے احباب کا خیال تھا کہ ہندوستان بھر میں ایسی روشنی اور آتش بازی دیکھنے میں نہیں آئی۔

ہم ان سارے انتظامات میں اعلیٰ حضرت کو بہت اہمیت دیتے ہیں کہ تاریک شہروں میں علم کی روشنی پھیلانے کے لئے دس لاکھ کی رقم وظائف تعلیمی کے لئے مختص کر دی جائے۔ یہاں ایک گفتگو کا اعادہ بے محل نہ ہوگا جو برطانوی ہند کے ایک مشہور لیڈر سے ایک حیدرآبادی کی محفل میں کی تھی۔ یہ زمانہ ۱۹۳۸ء کا تھا جبکہ ہندوستان کے اکثر صوبوں میں عوامی قسم کی حکومت کار فرما تھی۔ موصوف نے کہا تھا کہ اگر عوامی حکومتیں عوام کے لئے کچھ کریں تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اگر وہ نہ کریں تو انہیں نہ صرف جواب دہ ہونا پڑتا ہے بلکہ آئندہ انتخابات میں وہ کہیں کی نہیں رہتیں۔ قابل تعریف تو ان حکومتوں کے کارہائے خیر ہیں جو اپنے شہریار اور اپنے خدا کے علاوہ کسی کے ہاں جواب دہ نہیں اور جنہیں انتخابی معرکہ آرائیوں سے دور کا بھی واسطہ ہوتا ہے۔ پھر بھی وہ بے مانگے بلا شور و شغب کارہائے خیر انجام دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ حکومت حیدرآباد اپنے کارہائے خیر اور داد و دہش میں ہندوستان کی دوسری حکومتوں اور ریاستوں سے آگے ہے۔ ہندوستان تو خیر اپنا ہی ملک ہے۔ ہندوستان کے باہر بھی اگر کوئی اچھا کام انجام پا رہا ہو اور حیدرآباد سے توقع وابستہ ہو تو اس ملک کو مایوس ہونا نہیں پڑتا۔ یہ گفتگو ہمیں ضمناً یاد آگئی ہمیں کہنا صرف یہ تھا کہ کسی عوامی ادارے یا کسی پبلک نمائندے یا کسی اخبار نے حکومت کو یہ مشورہ نہیں دیا تھا کہ اس دس لاکھ کی رقم کو کس طرح صرف کیا جائے۔ لیکن حکومت سرکار عالی نے جس طرح اس رقم کو صرف کرنے کا تعین کیا ہے اس میں اصلاح کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور ہم اس واقعہ پر نواب معین نواز جنگ بہادر کو مبارکباد دیتے ہیں کہ موصوف نے اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیا جو ان پر رکھی گئی تھی۔

لیکن آج ہماری بحث کا اصل موضوع یہ نہیں ہے کہ حیدرآباد کی حکومت وہی کرتی ہے جو ایک عوامی حکومت کرنے کی دعویدار ہوتی ہے۔ بلکہ آج ہم اس امر پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ جنگ تو ختم ہو چکی اب آئندہ کیا ہوگا؟ جنگ کی وجہ سے ہمارے بیسیوں مسائل معرض التواء میں رکھے گئے تھے مثلاً یہ سوال کہ حیدرآباد کی معاہداتی حیثیت کیا ہے؟ برطانوی ہند کی حکومت سے حیدرآباد کے سیاسی و معاشی تعلقات کس نوعیت کے ہوں! حیدرآباد کی داخلی خود مختاری پر مرور زمانہ کی وجہ سے جو زنگ چڑھ گیا ہے وہ کب اور کس طرح رفع کیا جائے؟ اور حیدرآباد کی معاشی ترقی کی راہ میں جو رکاوٹیں پیدا کی گئی ہیں انہیں کس طرح دور کیا جائے؟ وغیرہ۔ گزشتہ چھ سال کے عرصہ میں یہ سوالات اس لئے بے محل سمجھے جاتے تھے کہ جنگ کا دور اور ایسے وقت پر اپنے حلیف کو ان امور کی جانب توجہ کرنا گویا ساری جنگ میں خلل انداز ہونے کے مترادف ہے۔ اب یہ صورت حال باقی نہیں ہے۔ حیدرآباد نے زمانۂ جنگ میں برطانیہ کی جو مدد کی ہے اس کی نظیر ہندوستان کا کوئی حصہ پیش نہیں کر سکتا۔ نواب بہادر یار جنگ مرحوم کا یہ قول ہمیشہ یاد آتا ہے کہ ان کے ساتھ تو مراعات ہوں جنہوں نے اگست ۱۸۵۷ء میں تمہارا تختہ الٹنا چاہا لیکن جنہوں نے تمہارے تخت و تاج کو سنبھالا وہی محروم رہیں۔ صرف آج ہی نہیں بلکہ گزشتہ دو صدیوں سے۔ بہادر یار جنگ مرحوم کا یہ قول اپنے پس منظر میں ایک دردناک داستان رکھتا ہے۔ وہ داستان جس میں ایک جانب سے مراعات، احسانات اور فیاضیوں کی بارش ہو رہی ہو اور دوسری جانب بے مروتی اور ناجائز ترجیح روا رکھا جائے۔ لیکن آج جبکہ ہندوستان اور جملہ برطانوی علاقے فتح کی خوشی منا رہے ہیں ہم اس درد بھری داستان کو دہرانا مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن ہم اپنی حکومت کو بطور خاص متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اب وہ ان مسائل کو سلجھانے کی طرف فوری توجہ کرے۔ حکومت سرکار عالی کی سرگرمی کو جانچنے کا معیار رعایائے آصفی کے پاس صرف یہ ہے کہ وہ مملکت آصفیہ کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت اور خوشحالی واپس دلا سکتی ہے یا نہیں۔ حکومت حیدرآباد کا کام صرف نظم و ضبط قائم رکھنا نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اقوام عالم کی صف میں ہمارا مقام کیا ہے اور معاشی اعتبار سے کیا ہمیں وہ ساری سہولتیں حاصل ہیں جو ایک خود دار اور خود مختار مملکت کو حاصل ہونی چاہئیں۔ ہم آج نواب سعید الملک بہادر صدر اعظم مملکت آصفیہ کو بطور خاص مخاطب کرنا چاہتے ہیں۔ نواب صاحب کا دور صدارت عظمیٰ ساری دنیا کے لئے جنگ کا دور تھا۔ اب جبکہ امن کا آفتاب طلوع ہو چکا ہے نواب صاحب کی ذمہ داریاں گراں تر ہو گئی ہیں۔ جب تک نواب صاحب صدارت عظمیٰ کی کرسی پر متمکن رہیں گے ہم نواب صاحب سے یہ سوال کرتے رہیں گے کہ حیدرآباد کے پوشیدہ ناسور کو مندمل کرنے کے لئے کیا گیا! حیدرآباد کی قومی خود داری کو پیرا موشی کی اصطلاح اور حکومت ہند کی روش نے جو ٹھیس لگائی ہے اس کا انسداد کس طرح کیا جا رہا ہے؟ حیدرآباد کی معاشی ترقی کے امکانات کو جن بندشوں میں جکڑ دیا گیا ان زنجیروں کو کھولنے کی کیا تدبیر اختیار کی گئی؟ یہی سوال کل ان ارکان حکومت سے کیا جائے گا اور یہی سوال متعدد ارکان حکومت سے بھی کیا جائے گا خاص کر ان متعددین سے جن سے یہ مسائل متعلق ہیں مثلاً نواب علی یاور جنگ بہادر وغیرہ۔ حیدرآباد ان مسائل کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ حیدرآباد کے پبلک لیڈروں یا اخبارات نے ان مسائل پر وہ توجہ نہیں کی جس کے یہ مستحق تھے۔ آج تصور لیڈر اور اخبارات سمجھتے تھے کہ یہ مسائل ابھی تک ہم

…ل میں وہ ہیں اسی کے مسائل جن کی یادوں کا ذکر
…ں عمل میں آ رہا ہے۔ حیدرآباد کا جشن صحیح معنوں میں
…سی وقت منائے گا جب یہ مسائل حل ہو جائیں گے
…یا ہم توقع کریں گو ذرا سے عید الملک بہادر پہلے دو
…ں میں ایسا جشن منانے کا موقع دیں گے؟

کوئلہ کی کان میں کام کرنے والے مزدوروں کے لئے سہولتیں

اس ماہ کے رسالہ "معلومات حیدرآباد" میں "حیدرآباد میں کوئلہ کی کان کنی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے سے متعلق کیا تدابیر اختیار کی گئیں۔ کوئلہ دو معدنی علاقوں سے نکالا جا رہا ہے۔ ان میں سے ایک کوٹھاگوڑم متعلقہ ضلع ورنگل میں اور دوسرا تانڈور ضلع عادل آباد میں واقع ہے۔ ان دونوں معدنی علاقوں میں کام کرنے والوں کی تعداد تقریباً (۱۶) ہزار ہے۔

اجرت

ان معدنی علاقوں میں کام کرنے والوں کو جو اجرت دی جاتی ہے وہ برطانوی ہند کے دوسرے معدنی علاقوں کی شرح اجرت سے کسی طرح کم نہیں۔ جو مزدور ماہانہ (۲۵) روپے یا اس سے کم تنخواہ پاتے ہیں انہیں پچاس روپے گرانی الاؤنس دیا جاتا ہے۔ جو مزدور کانوں کے اندر کام کرتے ہیں انہیں روزانہ دو آنے بونس دیا جاتا ہے۔ ان مزدوروں سے ہفتہ میں پانچ یا چھ یوم کام لیا جاتا ہے۔

معدنی علاقوں میں غذا، کپڑا، شکر، تیل اور دوسری اشیائے مایحتاج رعایتی نرخوں پر فروخت کی جاتی ہیں۔ جو مزدور ہر مہینہ (۲۴) دن کام کرتے ہیں انہیں فی روپیہ ڈیڑھ سیر چاول اور آٹھ سیر جوار دی جاتی ہے۔ موسم سرما میں ذیر زمین کام کرنے والوں کے لئے بلانکٹ اور کافی کا مفت انتظام کیا جاتا ہے۔ مستقل ملازمین کے لئے ایک پراویڈنٹ فنڈ قائم ہے جس میں ایک مہینہ کی تنخواہ اور کمپنی کی جانب سے اتنی ہی رقم داخل کی جاتی ہے اور سالانہ چار فی صد سود دیا جاتا ہے۔ روزانہ اجرت پر کام کرنے والوں کے لئے ایک کفایتی اسکیم نافذ کی گئی ہے جس میں اصل رقم پر ۵ فی صد سود دیا جاتا ہے۔

طبی امداد

مزدوروں اور ان کے متعلقین کے لئے طبی امداد کا انتظام کیا گیا ہے۔ بیماری کے زمانہ میں مزدوروں کو بھتہ اور دوسری مراعات دی جاتی ہیں۔ کانوں میں یا کانوں سے باہر کام کرنے والی عورتوں کو مصارف زچگی ادا کئے جاتے ہیں۔ قانون معاوضہ مزدوران کے تحت حادثات کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔

امداد باہمی

مزدوروں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ان علاقوں میں امداد باہمی کی دکانیں قائم کی گئی ہیں۔ اس قسم کی دکانیں کامیابی سے چل رہی ہیں۔ اس لئے یہ تجویز زیر غور ہے کہ شہری منصوبہ بندی کی جدید اسکیم کے تحت ایک مرکزی گودام قائم کیا جائے تاکہ اس علاقہ کے باشندوں کی تمام ضروریات پوری ہو سکیں۔

تعلیم

دونوں معدنی علاقوں میں ملازمین کے بچوں کے لئے تعلیمی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ تانڈور میں ایک سرکاری مدرسہ وسطانیہ اور مشن کا ایک مدرسہ تحتانیہ قائم ہے جو محکمہ تعلیمات کا مسلمہ ہے۔ اسی طرح کوٹھاگوڑم میں بھی مشن کا ایک مدرسہ تحتانیہ قائم ہے اور ایک سرکاری مدرسہ وسطانیہ زیر تعمیر ہے۔

> **"مملکت" اپنے قارئین کی خدمت میں عید الفطر کی مبارکباد پیش کرتا ہے**

کوٹھاگوڑم میں ماتحت عملے اور کاریگروں کے لئے ایک تفریحی کلب قائم کیا گیا ہے۔ تانڈور میں بھی ایک کلب پہلے سے موجود ہے۔ اس کے علاوہ کھیل کود اور اسپورٹس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

دستور العمل بہبودی مزدوران معدنیات کے تحت کوئلہ پر فی ٹن چار آنے محصول لیا جاتا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ سالانہ دو لاکھ روپیہ مزدوروں کے لئے مزید سہولتیں فراہم کرنے پر صرف کئے جائیں۔ ملک کی صنعتی ترقی میں کوئلہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اس صنعت میں کام کرنے والے مزدوروں کے لئے سہولتیں فراہم کرنا اور اس باشندگان ملک کے لئے آرام دہ زندگی کے وسائل مہیا کرنا ہے۔ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ حکومت ان مسائل پر پوری طرح متوجہ ہے اور صنعتی رجحانات سے ہم آہنگی پیدا کر رہی ہے۔

حق رائے دہی

مجلس مقننہ سے متعلق حق رائے دہی کے جو قواعد گزشتہ ہفتہ شائع ہوئے ہیں ان کے فقرہ (۲) کی رو سے کارخانوں کے ایسے مزدوروں کو حق رائے دہی دیا گیا ہے جو مرد ہوں تو کم از کم بیس روپے ماہانہ اور عورت ہوں تو پندرہ روپے ماہانہ اجرت پر کام کرتے ہوں۔ اس قاعدے کے تحت کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو بھی حق رائے دہی حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا حق ہے جس سے برطانوی ہند کے مزدور ہنوز محروم ہیں۔ چنانچہ مزدوروں کو بھی حق رائے دہی حاصل ہو جانا۔

دی۔ایل۔اے کی خاطر کا مرید یہ "ملت" رائے نے حق رائے دہی میں وسعت دینے کی ایک تحریک شروع کی ہے اور عنقریب اس ضمن میں ایک کانفرنس بھی منعقد کر رہے ہیں۔ مسٹر جوشی ایم ایل اے جو مرکزی اسمبلی میں مزدوروں کی نمائندگی کرتے ہیں اس رائے کے ہم خیال ہیں۔ برطانوی ہند میں موجودہ حق رائے دہی کی وسعت کے لحاظ سے آبادی کا (۹۰) فی صد اس حق کے استعمال سے محروم رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں برطانوی ہند کے ایسے مزدور جو ماہانہ بیس روپے اجرت پاتے ہیں حق رائے دہی استعمال نہیں کر سکتے۔ وہاں رائے دہی کی قابلیت کا معیار اس قدر بلند رکھا گیا ہے کہ صرف (۱۳) فی صد آبادی اس حق سے مستفید ہوتی ہے۔ ہمارے خیال میں مزدوروں کو اس قسم کا حق سب سے پہلے حیدرآباد میں دیا جا رہا ہے۔ ان واقعات کی موجودگی میں ہمارے بعض معاصرین کا یہ خیال کس حد تک حق بجانب ہو سکتا ہے کہ حیدرآباد کے مجوزہ اصلاحات رجعت پسندانہ ہیں۔

بین الاقوامی صورت حال

بقیہ سلسلہ صفحہ اول

کیا ایسے زمانہ میں جبکہ "اتفاقی معاہدہ" اور انتقام کی موت فضا پر طاری کیا ایسا ممکن ہے؟ یا بعد کو انگلستان اور امریکہ ایٹم بم کے راز کو روس پر ظاہر کرنا نہیں چاہتے اپنی خوف اور شبہات پیش کرتا ہے۔ آئندہ جنگوں میں فوجوں کی اہمیت نہ ہوگی۔ چھوٹے چھوٹے ممالک بھی جو ایٹم کی طاقت پر قابو پا سکیں گے بڑے ممالک کو چیلنج دے سکیں گے اور اس دنیا میں انتہائی موجودہ ہے کہ آسانی سے اشتعال پیدا کیا جا سکتا ہے۔

پس اس مصیبت سے نجات پانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ منصفانہ بنیادوں پر امن قائم کیا جائے ایسا امن جس میں ہر قوم عزت کے ساتھ زندگی بسر کر سکے لیکن بدقسمتی سے اس کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں کہ دنیا کے مسائل کا منصفانہ تصفیہ کیا جائے گا۔ ایک طرف انگلستان اور امریکہ نصف دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں اور دائمی نعمت پر سوویٹ روس میں جدت ممکن ہے کہ سوویٹ روس دوسرے ممالک سے تعلقات میں مصروف اس کے کوئی صورت کی بات میں موجودہ متعلق کو…

مشینری کے حصول میں ہندوستان کی مشکلات

از

پروفیسر اے، ین، اگروالا

ہمیشہ سے ہمارے ملک کے معاشی میدان میں منصوبہ بندی کے تذکرے شروع ہوتے ہی کافی تعداد میں مشینری حاصل کرنے کا مسئلہ بہت اہمیت اختیار کر گیا اور معاشی مسائل پر غور و فکر کرنے والوں کے مضامین اور تقاریر میں اس مسئلہ پر بہت زور دیا گیا۔ یورپ کی جنگ ختم ہونے سے پہلے ہندوستان کے بعض اخبارات نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ مشینری تیار کرنے والے ممالک میں ان کی بہتات ہے اور جنگ ختم ہوتے ہی ہمیں مشینری دستیاب ہو جائے گی لیکن یہ رجائیت بے بنیاد ثابت ہوئی اور صورت حال اس کے برعکس نظر آرہی ہے۔

موجودہ زمانہ میں پیداوار کو میکانی بنا دیا گیا ہے اس لئے صنعت و حرفت اور زراعت کی ترقی کے لئے مشینری کا استعمال ضروری ہو گیا ہے۔ ہر صاحب الرائے شخص پر یہ بات واضح ہے کہ آئندہ ملک کی ترقی کا دار و مدار مشینری کے حصول پر ہے۔ ہم اس بات سے انکار نہیں کرنا چاہتے کہ ہمارے ملک کے موجودہ معاشی حالات میں پیداوار کے غیر میکانی طریقے بھی ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں خاص کر جبکہ مزدور کی بہتات ہو۔ لیکن حالات حاضرہ کے تقاضات کے مد نظر مشینری کا استعمال ناگزیر ہے۔ البتہ ہو گی دور میں بدلتے ہوئے آلات میں ہم آہنگی پیدا کرنا ضروری ہو گا۔ معاشی نقطہ نظر سے ہمارے ملک کے لئے مشینری کی فراہمی کا مسئلہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔

مشینری کے حصول کا مسئلہ موجودہ حالات میں شدت اختیار کر رہا ہے کیونکہ جنگ کی وجہ سے ہم بیرونی مسابقت سے کچھ عرصہ کے لئے محفوظ ہیں اور ہم اپنی مشینری کی مدد سے صنعتوں کو قائم اور فروغ دے سکتے ہیں۔ ہمارا بہت سا وقت رائیگاں جا چکا ہے۔ اب اپنے صرف بیرونی ممالک خاص کر انگلستان سے آ رہی ہیں جس سے ہمارے نئے پیمانہ پر کارخانوں کو ایک خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ بیرونی ممالک کے لئے اپنی ضروریات کی تکمیل کے بعد اشیائے صرف کرنے کی برآمد کرنے کے لئے اپنی کو ضرور دیکھا ہے۔ اس مختصر سی مدت میں بھی ہم نئے کارخانے قائم کر کے اشیائے صرف پیدا کر سکتے ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر بیرونی مسابقت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمیں مشینری مطلوبہ مقدار میں حاصل ہو جائے۔ اگر مشینری حاصل نہ ہو سکے تو ہم صنعتی ترقی کا ایک سنہری موقع کھو دیں گے۔ ہمارے بازاروں میں انگلستان اور امریکہ کا مال بھر جائے گا اور جب ایک بار ان ممالک کا مال ہمارے بازاروں میں آ جائے گا تو ہندوستانی مصنوعات کے لئے اس کا مقابلہ کرنا اور اس کو بازار سے ہٹانا اس وقت تک ناممکن ہو گا۔ جب تک کہ ہماری صنعتوں کی نا مناسب حفاظت نہ کی جائے۔ اور یہ امر مشکوک ہے کہ ہماری صنعتوں کی کس حد تک حفاظت کی جائے گی۔ اگر انگلستان کو اپنا معیار زندگی برقرار رکھنا ہے تو اس کو قبل جنگ برآمدات میں ۵۰٪ کے قریب اضافہ کرنا پڑے گا اور ایسے وقت پر جبکہ ہندی ممالک اس کا مال خریدنے آمادہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ انگلستان کی برآمدات کا رخ پوری طرح ہندوستان کی طرف ہو گا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ برطانیہ میں حکومت کی تبدیلی کوئی اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ وہ معاشی صورت حال کی بنیادوں کو بدل نہیں سکتی اور ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ مزدور حکومت بھی اس خصوص میں قدامت پرست حکومت کی پالیسی پر کاربند رہے گی۔

اس لئے ہندوستان کے لئے مشینری کا حاصل کرنا کا مسئلہ بہت اہم ہو جاتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے کہ اس ملک میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس اہم فرض کی انجام دہی پر توجہ کرے۔ موجودہ حالات بہت مایوس کن ہیں۔ حالانکہ ان حالات کو بدلا جا سکتا ہے۔ ملک کی حکومت اس طرف توجہ کرنے کی زحمت گوارا کرنے تیار نہیں ہے۔ اگر ہندوستان میں ذمہ دارانہ حکومت ہوتی تو وہ اس مسئلہ پر سب سے پہلے توجہ کرتی۔ وہ وسعت سے مشینری درآمد کر کے خود ملک میں مشینری تیار کرنے کی طرف قدم اٹھاتی اور یہ کام دوران جنگ میں انجام دیتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اختتام جنگ پر ہندوستان خود اپنے ہی وسائل پر انحصار کر سکتا لیکن اس قدر دلچسپی لینے کے بجائے وہ ان لوگوں کی مدد بھی نہ کر سکی جو مشینری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے برخلاف ایسی اشیائے صرف کی درآمد کی اجازت دی گئی جو ہندوستان کی ان صنعتوں سے مسابقت کر رہی ہیں جو دوران جنگ میں خوفناک نقص۔ حکومت نے یو۔ پی۔ ہند کنگڈم کمرشیل کارپوریشن کے لئے تمام سہولتیں فراہم کیں کہ وہ درآمد اور برآمد کے بہتر انتظام کر سکے لیکن بعد میں یہ ادارہ قابض ہو گیا۔ جب کبھی مشینری درآمد کرنے کا سوال اٹھایا گیا جہازوں کی قلت کا عذر پیش ہوا۔ اس پالیسی کا نتیجہ یہ مرتب ہوا کہ ہندوستان سامان جنگ کی پیداوار میں وہ حصہ نہ لے سکا جو وہ لے سکتا تھا اور آج وہ خود اپنی ضروریات کی تکمیل کے بھی ناقابل ہو گیا اور نہ وہ اس موقف میں ہے کہ ان ممالک کی معاشی تعمیر میں مدد دے سکے جو جنگ میں تباہ ہو چکے ہیں۔

اس طرح خود ہندوستان میں مشینری تیار کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور نہ بیرونی ممالک سے مشینری درآمد کرنے کے لئے سہولتیں فراہم کی گئیں۔ مشینری کی حد تک طلب و رسد کا مسئلہ دنیا میں اس وقت اہم بن گیا ہے۔ اکثر صورتوں میں بمباری کی وجہ سے مشینری تباہ ہو گئی اور جہاں تباہ نہیں ہوئی غیر معمولی کام کے بار کی وجہ سے فرسودہ ہو گئی ہے اور اس کی مرمت و اصلاح از بس ضروری ہے۔ اکثر ممالک کو اپنی مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے نئے کارخانے قائم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ پیداوار میں اضافہ کر کے مال برآمد کر سکیں۔ ان ممالک میں مشینری کا مطالبہ اس قدر شدید ہے کہ اس کی تکمیل دشوار نظر آ رہی ہے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ یہ ممالک اپنی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں اور نہ مال برآمد کر سکتے ہیں۔ ضرورت مند ممالک نے اس صورت حال کی پیش بینی کر لی تھی اس لئے انہوں نے مشینری تیار کرنے والے ممالک سے مشینری کی فراہمی کے لئے پہلے ہی سے معاہدے کر لئے۔ لیکن ہماری حکومت اس حکمت سے مسلسل غافل رہی اور مسلسل مطالبے کے باوجود مشینری کے لئے کوئی تدابیر اختیار نہیں کی۔ ایک غیر جانبدار مبصر کو ہماری حکومت اور اس کے محکمہ منصوبہ بندی کی غیر ذمہ داری اور دور اندیشی کا فقدان صاف نظر آ جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کارخانہ داروں کا غیر سرکاری وفد دنیا کی مارکٹ میں مشینری کے لئے در بدر بھٹک رہا ہے اور حکومت ہند کی بے تعلقی پر بیرونی ممالک حیرت کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں مشینری تیار کرنے والے سوویت روس اور دوسرے ممالک کو مشینری روانہ کر رہے ہیں اور ہندوستان کے لئے مشینری مہیا کرنے سے انکار کر رہے ہیں تا وقتیکہ حکومت ہند ملک معظم کی حکومت سے اس کی نسبت کوئی التماس نہ کرے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند اس مسئلہ سے بالکل بے پروا ہے اور اس سمت میں کوئی قدم اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

ان تمام واقعات کے پیچھے لندن اور مانچسٹر کے سرمایہ داروں کا ہاتھ ہے جو فی الحقیقت برطانیہ اور ہندوستان پر حکومت کر رہے ہیں۔ لندن کے سرمایہ دار مہربان ہیں (جو اس وقت

بقیہ سلسلہ صفحہ

مجلس مقننہ

حق رائے دہی کے احکام

مجلس مقننہ کے ہر حلقہ انتخاب (Constituency) کی ہر انتخابی اکائی (Electoral unit) کے لئے ایک انتخابی فہرست (Electoral roll) تیار ہوگی جو ان قواعد کے مطابق جو اس سے ہیں کہ انتخابات سے متعلق قواعد میں درست کئے جائیں مرتب ہو۔ کوئی شخص جس کا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہ ہو اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا حق نہ ہوگا اور ہر ایسا شخص جس کا نام کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک ہو وہ اس انتخابی اکائی میں رائے دینے کا مستحق ہوگا۔

۲۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا تاوقتیکہ

(الف) اس کی عمر اکیس سال کی نہ ہو اور

(ب) کسی نافذ الوقت قانون یا اس کے تحت کے قواعد کی رو سے وہ نااہل نہ ہو۔

۳۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں ایک شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دے گا جسے کسی عدالت مجاز نے فاتر العقل قرار دیا ہو۔

۴۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام نہ تو شریک کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دے گا جسے کسی نافذ الوقت قانون یا اس کے تحت کے قواعد کے احکام کی رو سے جو انتخابات کے بارے میں ناجائز افعال اور دوسرے خلاف قانون افعال سے متعلق وضع کئے جائیں فی الوقت رائے دہی کے ناقابل قرار دیا گیا ہو۔ اور ایسے شخص کا نام جسے اس طرح ناقابل قرار دیا گیا ہو اس حلقہ کی انتخابی فہرست سے جس میں وہ شریک کیا جا سکتا ہو فوراً خارج کر دیا جائے گا۔

۵۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا اور نہ ایسا کوئی شخص اس کے انتخاب میں رائے دے گا جو قید کی سزا بھگت رہا ہو۔

۶۔ کسی شخص کا نام ایک سے زیادہ حلقہ یا ایک سے زیادہ انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں شریک نہ کیا جائے گا اور نہ کوئی شخص ایک سے زیادہ حلقہ یا انتخابی اکائی کے انتخاب میں رائے دے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ سرکار عالی کسی مخصوص مفاد کی نمائندگی حاصل کرنے کے لئے اس قاعدے کی شرائط میں کسی خاص حکم کے ذریعہ نظر انداز کر سکتی ہے۔

۷۔ کسی حلقہ کی انتخابی اکائی کی انتخابی فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شریک نہ کیا جائے گا جو معین تاریخ سے قبل کے سال میں کم سے کم (۱۲۰) دن تک اس انتخابی اکائی میں سکونت پذیر نہ رہا ہو۔ اور کوئی شخص کسی حلقہ انتخاب کی انتخابی اکائی میں سکونت پذیر اس وقت متصور ہوگا جبکہ وہ معمولاً وہاں رہتا ہو یا جہاں اس کے خاندان کا مکان ہو جیسا کبھی کبھی وہ خود بھی سکونت اختیار کرتا ہو یا جہاں اس کا ایسا رہائشی مکان ہو جس میں وہ جب چاہے سکونت اختیار کر سکتا ہو اور کبھی سکونت اختیار کرتا بھی ہو۔

قابلیتیں

والیان سمستان و جاگیردار

۸۔ والیان سمستان اور جاگیرداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو

الف۔ کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکار عالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اس کی خاص آمدنی باستثناء حصص کے پچاس ہزار روپے سالانہ سے کم نہ ہو یا

ب۔ کسی قطعہ اراضی کی آمدنی کا مالک ہو جس پر قانون اراضی سرکار عالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو جس کی آمدنی کم از کم پچاس ہزار روپے سالانہ سے متجاوز ہو یا

ج۔ کسی قطعہ اراضی کا قابض ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکار عالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو اور اس سے اس کی خاص آمدنی باستثناء اس کے پچاس ہزار روپے سالانہ سے کم ہو لیکن تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہ ہو یا

د۔ کسی قطعہ اراضی کی آمدنی کا مالک ہو جس پر قانون مالگزاری اراضی سرکار عالی کی تعریف کے مطابق جاگیر کا اطلاق ہوتا ہو جو حصہ دار ہو اور اس سے اس قدر حصہ پانے کا مستحق ہو جو پچاس ہزار روپے سالانہ سے کم لیکن تین ہزار روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

توضیح:۔ زمرہ (الف) اور (ب) کے لئے حصہ دار زمرہ (ج) اور (د) کے لئے مستثنیٰ متصور ہوں گی۔

معاشدار

۹۔ معاشداروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو

الف۔ عطا شدہ خزانہ سرکار عالی میں نقد معاشدار ہو اور ایسا خزانہ سرکار عالی میں ایسی اراضی معاش رکھتا ہو جو جاگیر نہ ہو اور جس کی آمدنی کم سے کم ہزار روپیہ سالانہ بطور نقد مالگزاری شخص کے پاس رکھتے ہو یا

ب۔ جو نقد خزانہ سرکار عالی میں واقع ایسی اراضی سے جس کی آمدنی نقد جاگیر نہ ہو کم سے کم ہزار روپیہ سالانہ وصول کرتا ہو یا

ج۔ حکومت سرکار عالی سے کم سے کم ہزار روپیہ نقد بطور معاش پاتا ہو۔

پیشہ دار

۱۰۔ پیشہ داروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو مالک کی حیثیت سے سرکار عالی میں پیشہ دار ہو اور انتخابی اکائی کے رقبہ میں ایسی اراضی رکھتا ہو جس کی بابت کم سے کم دو سو روپیہ سالانہ بطور مالگزاری اس شخص کے ذمے ہوں۔

کاشتکار

۱۱۔ کاشتکاروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو انتخابی اکائی کے رقبہ میں کاشت کرتا ہو اور جس کی بابت کم سے کم دو سو روپیہ سالانہ بطور لگان ادا کرتا ہو۔

مزدور

۱۲۔ مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس کا نام انتخابی فہرست کی تیاری سے پہلے کم سے کم ایک سال تک کسی کارخانہ میں بحیثیت مزدور ملازم رہا ہو جو کم سے کم ۱۰۰ دن کسی پیشہ کے کارخانہ میں کسی کی ملازمت سرکار عالی سے منظور شدہ ہو اور جس کی آمدنی کم سے کم تیس روپیہ ماہوار ہو ۔۔۔ یا ملازمت پیشہ کا نام ۔۔۔

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید

آکسفورڈ کے پادریوں کی ایک کانفرنس میں جہاں ایٹم بم کے استعمال کو جائز قرار دیا گیا تھا تحریک عیسائیت کے ایک نوجوان افریقی نمائندہ مسٹر میوٹل کوکی نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب سفید فام قوم پہلی مرتبہ میرے وطن افریقہ میں آئی تھی تو اس کے ہاتھ میں انجیل اور ہمارے ہاتھ میں زمین تھی۔ مگر اب صورت حال بدل گئی ہے۔ اب انجیل ہمارے ہاتھ میں ہے اور زمین سفید فاموں کے ہاتھ میں۔

بمبئی میں کانگریسیوں اور کمیونسٹوں کا تصادم۔ (۱۸) کانگریسی اور (۹) کمیونسٹ مجروح۔ (اخباری سرخیاں)

(۱۰) اور (۵) کا تناسب ان دونوں جماعتوں کی سیاسی قوت کا مظہر تو نہیں!

بمبئی میں ایک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے رکن عاملہ مسٹر شنکر راؤ دیوے نے سوویٹ روس کی حکمت عملی پر تنقید کی اور کہا کہ:

"صحیح اور دائمی امن کا قیام صرف مہاتما گاندھی کی وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے نہ کہ اسٹالن کی کوششوں سے"

اس نوبت پر کانگریسیوں اور کمیونسٹوں میں تصادم ہو گیا۔ دونوں جانب سے لاٹھی، پتھر اور دیگر آلات پھینکے گئے۔ بالآخر پولیس نے مداخلت کی اور امن قائم کر دیا۔ (ایک خبر)

اس واقعے سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اہنسا کے علمبردار لاٹھی، پتھر اور دیگر آلات استعمال کرتے ہیں اور دوسرے یہ کہ امن صرف پولیس ہی قائم رکھ سکتی ہے۔

قواعد ہائے جلسہ عام پر تنقید کرتے ہوئے ... مسٹر ... نے لکھا ہے کہ:

جلسہ ہائے عام پر قیود جو عائد ہیں تو بہت فرسودہ ہیں۔ بادی النظر میں یہ خیال گزرتا ہے کہ اگر ہمارے ہاں بھی اصلاحات دستوری کا نفاذ ہوا ہوتا تو ہم کو بھی انتخابات کے اغراض کے لئے جلسہ ہائے عام اسی طرح منعقد کرنے پڑتے جیسا کہ برطانوی ہند کے باشندوں کو اس کی ضرورت لاحق ہو رہی ہے۔

جی ہاں! انتخابی اغراض کے لئے جلسے منعقد کئے جاتے اور فرقہ وارانہ فسادات کے لئے زمین تیار کی جاتی۔ حیدرآباد میں شہری آزادیوں کا مطالبہ کرنے والوں کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ ایک غرض کے لئے جلسہ منعقد کرتے ہیں اور اس جلسہ کو دوسری اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ موتی لال نہرو کی برسی منانے کے لئے جلسہ منعقد کرنا اور حیدرآباد کے ایک رکن حکومت کو ہدف ملامت بنانا۔ یہ ہے شہری آزادی۔ اگر پنڈت نہرو کے ہاتھ میں حکومت ہوتی تو کیا وہ شہری آزادیوں کے ایسے بیجا استعمال اور ایسی بے لگامی کو روا رکھتے!

جاپانی اتحادیوں کو خوش کرنے کے خواہش مند نظر آتے ہیں۔ (اخباری سرخی)

جاپان کانگریس کے نقش قدم پر!

مجلس خاصان اور تاجران کی شاید پہلی انجمن ہے جس نے محصول زائد منافع کی رقم سے تیس لاکھ روپے کمرشیل کارپوریشن کو دینے کے متعلق صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ ملک کے باقی ادارے ابھی تک خاموش ہیں۔ توجہ دلانے کے باوجود خاموش ہیں۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ اس معاملہ میں پبلک مظاہروں کے ذریعہ غریبوں کے حقوق کی حمایت کا فرض ملک کی تمام انجمنوں پر عائد ہوتا ہے۔ (پیام)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مدیر "پیام" بھولے بھٹکے نظر آرہے ہیں۔ جب تیس لاکھ کی رقم کمرشیل کارپوریشن کو دی ہی نہیں گئی تو یہ بیجا ہنگامہ آرائی چہ معنی دارد؟ ہماری رائے میں [illegible] بے جان سا ہو گیا ہے۔

باوجود اس کے کہ اسٹیٹ کانگریس کو بالکل ایک غیر فرقہ وارانہ ادارہ کی حیثیت سے قائم کرنا مقصود تھا اور کسی بیرونی ادارے سے اس کا کوئی الحاق یا تعلق مقصود نہیں تھا لیکن حکومت نے اس کو خلاف قانون انجمن قرار دیا۔ (رعیت)

تو پھر اسٹیٹ کانگریس کے لیڈر وردھا کا طواف کیوں کرتے رہے؟

مجلس مقننہ جیسی ایک قومی حکمراں جماعت کسی پیشہ ور یا پیشہ سے متعلق یا زمینداری یا تجارتی وغیرہ کی شکل پر قائم نہیں کی جا سکتی۔ وہ کوئی زمینداروں، جاگیرداروں، ساہوکاروں، کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں یا کھیتوں میں ہل چلانے والے کسانوں کا اجتماع نہیں۔ (رعیت)

واقعہ تو یہ ہے کہ "قومی حکمران جماعت" صرف لیڈروں کی جماعت ہے اور مجلس مقننہ لیڈروں کا سسرال ہے۔ یہاں مزدوروں اور کسانوں کا اجتماع کیسے ممکن ہے؟ اگر ہمارا بس چلے تو ہم مجلس مقننہ میں مزدوروں اور کسانوں کے اجتماع کو بھی خلاف قانون قرار دے دیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مجلس قیام امن کو قائم رکھنے یا اس کے برخاست کر دئے جانے سے متعلق مشورے کئے جا رہے ہیں اور مجلس کے مستقبل پر غور کیا جا رہا ہے۔ (ایک خبر)

مجلس قیام امن کے مستقبل سے زیادہ اس کے چیف آرگنائزر کا مستقبل اہمیت رکھتا ہے۔

یونان کے دو الہامی مصنفین افلاطون اور ارسطو کے بے مثال ادبی کارناموں کو دیکھ کر پہلا اشارہ یہ ملتا ہے کہ علمی تحقیق کے لئے تخلیقی دماغ کی ضرورت ہے۔ (عبدالقیوم خان باقی)

دنیا اب تک اس غلط فہمی میں مبتلا تھی کہ افلاطون اور ارسطو فلسفی تھے مگر اب یہ انکشاف ہوا ہے کہ انہیں الہام بھی ہوتا تھا۔ سچ کہا تھا عبدالرحمن بجنوری مرحوم نے کہ الفاظ سنگ اور خشت سے زیادہ ارزاں ہیں۔

بمبئی کانگریس کمیٹی سے چار کمیونسٹوں کا اخراج۔ (اخباری سرخی)

مگر ان مہاسبھائیوں کا اخراج کیوں عمل میں نہیں آتا جو قوم پرستی کے بھیس میں کانگریس میں گھسے ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی حمایت میں ایٹم بم سے زیادہ طاقتیں موجود ہیں۔ (مسٹر [illegible])

مثلاً چرخہ

ہندوستان میں مابعد جنگ بیروزگاری کا خطرہ

جنگ کے خاتمے کے بعد اب ہندوستان کو بڑی سخت معاشی ابتری کا خطرہ ہے۔ بڑے بڑے صنعتی مراکز میں لاکھوں مزدوروں کے بے روزگار ہو جانے کا ڈر ہے کافی باوثوق ذرائع سے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ ریلوے بورڈ نے نوٹس دیا ہے کہ بہت جلد تقریباً ڈھائی لاکھ ریلوے مزدور بیکار ہو جائیں گے۔ کلکتے کی جوٹ ملوں سے چالیس فیصدی مزدور نکال دئے گئے ہیں جن میں سے ڈیڑھ لاکھ سڑکوں پر بیکار پھر رہے ہیں۔ گن اور ایمونیشن فیکٹریوں سے تقریباً سولہ فیصدی مزدور خارج کر دئے گئے ہیں۔ اس بہانے سے کہ جنگی آرڈر منسوخ کر دئے گئے ہیں مزدوروں کے اخراج کے نوٹس جاری کر دئے گئے ہیں۔ اس کا مقصد ہے اجرت میں کمی کرنا۔

اس وقت ہر صنعتی شہر کے سر پر بے روزگاری کا بھوت منڈلا رہا ہے۔ جنگ کی وجہ سے اب جہاز عام ضرورت کی چیزوں کی درآمد و برآمد کے لئے استعمال کئے جا سکیں گے اور خطرہ ہے کہ ہندوستان میں اس قسم کے سامان کی بھرمار ہوگی جس سے یہاں کی صنعت تباہ ہو جائے گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ ملک میں ضروری سامان کی کمی کو فوراً پورا کرنا ہے۔ اس لئے شہری استعمال کا سامان فوراً مہیا کیا جائے گا۔ اس طرح برطانیہ کے بہت سے کارخانوں کے لئے بازار مہیا کر دیا گیا ہے۔ موجودہ حالات میں حیدری مشن کا یہی نتیجہ ہے۔ ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت یعنی سوتی کپڑے کی صنعت کو بھی تباہی کا اندیشہ ہے کہ قوم کے لئے کپڑے کی مانگ اب باقی نہیں ہے۔ حیدری مشن نے بیرونی ممالک سے کپڑے کی بہت بڑی مقدار حاصل کرنے کا انتظام کیا ہے۔ چند ماہ کے اندر کپڑے کا پوشیدہ ذخیرہ بازاروں میں آ جائے گا۔ اور سوتی کارخانوں میں روزگار کی حالت خراب ہو جائے گی۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق روزگار کی مجموعی تعداد بہت جلد پچاس لاکھ رہ جائے گی۔ اگر اسی کے ساتھ ہم جنگ سے واپس آنے والے بیس لاکھ سپاہیوں اور درمیانی طبقے کے ان لاکھوں آدمیوں کو شمار کریں گے جو اب تک جنگی صنعت اور دوسرے متعلقہ شعبوں میں کام کر کے اپنی روزی کما رہے تھے تو بے روزگاری کی بھیانک تصویر مکمل طور سے ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ روپے کے مصنوعی نرخ کا تدارک کرنے کے نام پر حکومت ہندوستانی بجٹ میں بھی کمی کرنے کی تدبیریں سوچ رہی ہے۔

دوران جنگ میں ہندوستان کی صنعتی ترقی کا پروپیگنڈا ایک بہت بڑا فریب تھا۔ ہندوستان میں صرف چند ثانوی جنگی صنعتوں کو ترقی کرنے کا موقع دیا گیا ہے جن کو خاتمہ جنگ کے نتیجے کے ساتھ لازمی تھا۔ چونکہ ہندوستان میں ایسی بنیادی صنعتیں نہیں ہیں جو مزید صنعتی ترقی کے لئے سامان پیدا کر سکیں اور بے روزگاری کو روک سکیں اس لئے یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ جنگی پیداوار کو زمانہ امن کی شہری ضروریات کی پیداوار میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ نوکر شاہی کی تعمیر نو کی پالیسی اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی کہ مہاجن کو صنعتی مزدوروں کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا جائے اور جنگ کے بعد کے بحران کا سارا بوجھ عوام کے کندھوں پر ڈال دیا جائے۔

نوکر شاہی کی موجودہ پالیسی سے سارے ملک کو ایک اور قحط کا خطرہ ہے اگر نوکر شاہی کو آزاد چھوڑ دیا گیا تو وہ اپنی اس مہلک پالیسی کو جاری رکھے گی۔ ہندوستان کو صنعتی ترقی اور فوری امداد کی ضرورت ہے۔ جو سامراجی مقاصد کے خلاف ہے۔ انگلستان اور یورپ کے ممالک میں عوام نے اپنے آپ کو اس تباہی سے بچا لیا کیوں کہ انہوں نے وقت پر متحد ہو کر اپنی عوامی حکومتیں قائم کر لی ہیں۔ اس کی وجہ سے انہیں اپنے ملک کی معاشی حالت اور خود غرض سرمایہ دار عناصر پر پورا قابو حاصل ہو گیا ہے لیکن ہندوستان میں کانگریس اور لیگ کی نااتفاقی کی وجہ سے نوکر شاہی اب بھی طاقتور ہے۔ اس کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے جن کی خدمت کرنے کا دعوی ہر سیاسی جماعت کرتی ہے اگر عوام نے فوراً عملی اقدام کر کے اپنے تحفظ کی کوشش نہیں کی ہے تو جنگ کے بعد کا معاشی بحران شہر اور دیہات کے کسی گھر کو باقی نہیں چھوڑے گا۔ یہ بیماری آنے والی عوامی حکومت کے لئے نوکر شاہی کا تحفہ ہوگی۔ اگر نوکر شاہی کا طریق کار باقی رہا تو امداد، ترقی اور آزادی کا کوئی پروگرام کامیاب نہیں ہو سکتا اگر سامراجی معیشت کا بوجھ عوام کے کندھوں پر ڈالا گیا تو ہمارے مصائب اتنے بڑھ جائیں گے جن کے سامنے بنگال کا قحط بھی ہیچ ہو جائے گا۔ مزدور طبقے اور سیاسی جماعتوں کو نوکر شاہی کے اس حملے کے خلاف سینہ سپر ہو جانا چاہئے اور مزدوروں کا عام اخراج اور اجرت اور مہنگائی بھتے کی کمی کو روکنا چاہئے۔ مزدور طبقے کو عہد کرنا چاہئے کہ وہ اپنی پوری قوت سے ان تمام حملوں کو روکے گا جو اس کے معیار زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دوران جنگ میں مزدوروں نے بڑی قربانیاں کر کے پیداوار کو جاری رکھا۔ سب اس لئے تو نہیں تھا کہ وہ جنگ کے بعد بیکار ہو جائیں اور در در ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ اس سلسلے میں پوری تحریک کو آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی سکیم کی تجویز کی حمایت کرنی چاہئے۔

یہ مسئلہ صرف صنعتی نہیں بلکہ قومی ہے سیاسی تحریک کا فرض ہے کہ وہ پوری طرح سے مزدور طبقے کی حمایت کریں۔ اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ جب تک قومی حکومت نہ بن جائے اس وقت تک روزگار کا موجودہ معیار قائم رکھا جائے اور اس دوران میں جو مزدور بے روزگار رہیں ان کی امداد کی جائے اور ان کو امن کے پروگرام میں شامل کرنا چاہئے۔ ملک کی صنعتی ترقی اور مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کی اسکیم قومی ہے۔ صرف اس صورت میں ہندوستان کے کروڑوں آدمی تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ اس دوران میں قومی حکومت اسکیموں کی تعمیر اور اسی قسم کے دوسرے ضروری کاموں کو عمل جامہ پہنا سکتی ہے اس سامراجی [illegible] کرنے کے لئے برطانوی مزدور تحریک کی امداد [illegible] سب سے بڑا برطانوی مزدور تحریک کا مفاد بھی یہی ہے چونکہ ہندوستان میں معاشی بحران پیدا کر کے انگلستان میں مزدور حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ برطانوی مزدور تحریک کو یہ موقع حاصل ہے کہ وہ ہندوستان کی صنعتی ترقی کے لئے ضروری امداد مہیا کرے اور بے روزگاری نہ پھیلنے دے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے ملک میں اتحاد ہو اور یہ سیاسی معاشی پیچیدگی ہو ورنہ ہمارے اندرونی نفاق کی سزا ہمیں اس طرح ملے گی کہ ہندوستان میں شاید معاشی بحران افلاس اور قحط پھیلے گا جس کی مثال تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

(قومی جنگ)

مشرقی حصول میں ہندوستانیوں کی مشکلات

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۳)

قرض خواہ ہیں اور بنگال سے انکار کرتے ہیں کہ وہ کس قدر مقروض ہیں اور کس صورت میں ہیں دیتے ہیں۔ کیا یہاں تو مقروض ہی ہیں اپنی مرضی کے مطابق لے رہے ہیں ہے۔ برطانیہ سے ہندوستان نہیں اشیا کے صرف تقاضہ ہو رہا ہے جس سے ہماری صنعتوں کو نقصان پہنچ رہا ہے اگر یہی رفتار جاری رہی تو صورت حال بدتر ہو جائے گی۔ ہمیں توقع تھی کہ برطانیہ مشرقی ہندوستانیوں کی ... [illegible]

ریاست ہائے ہند میں تنظیم مابعد جنگ

سر ولیم بارٹن کے ایک مضمون کے اقتباسات

سر ولیم بارٹن کے سی آئی ای، سی ایس آئی، ای، نے "رائل سوسائٹی آف آرٹس" کے شعبہ ہندوستان کے ایک حالیہ جلسے میں "جنوبی ہند کی ریاستوں میں تنظیم مابعد جنگ کی اسکیموں" پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ یاد رہے کہ سر ولیم ہندوستانی محکمہ سیاسیات سے ایک عرصہ کی حیثیت سے اہم خدمات پر فائز رہ چکے ہیں۔ موصوف بڑودہ، میسور اور حیدرآباد میں ریذیڈنٹ کے عہدہ پر بھی مامور تھے۔

ہم ذیل میں سر ولیم کے مقالے سے بعض اقتباسات نقل کرتے ہیں جن سے جنوبی ہند کی بعض بڑی ریاستوں کی بعد جنگ ترقی سے متعلق اسکیموں پر تفصیلی روشنی پڑتی ہے۔

ہندوستانی ریاستیں ہندوستان کے ایک تہائی سے بھی زیادہ رقبہ پر پھیلی ہوئی ہیں اور ان کی آبادی نو کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ سینکڑوں ریاستوں میں ... ریاستیں کسی اہمیت کی حامل ہیں۔ برطانوی تاج اور اکثر ریاستوں کے تعلقات کی بنیاد معاہدہ یا باہمی ناسہ پر قائم ہیں۔ اکثر ریاستوں کا نظم و نسق شخصی حکومت کی قدیم روایات پر مبنی ہے۔ البتہ پچھلے پچاس یا ساٹھ سال میں متعدد اہم ریاستوں کے نظم و نسق کو برطانوی ہند کے سانچے میں ڈھالا گیا ہے۔ پچھلے چند برسوں میں عوام کو نظم و نسق میں شریک کرنے کے لئے متعدد تدبیریں اختیار کی گئی ہیں۔

حیدرآباد کی مسلم ریاست ہندوستانی ریاستوں میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس کا رقبہ ۸۲۰۰۰ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ساٹھ (۶۰) لاکھ سے زیادہ ہے۔ آبادی میں ہندوؤں کو اکثریت حاصل ہے۔ ریاست کا نظم و نسق جدید اصولوں پر چلایا جاتا ہے اور بڑی حد تک برطانوی ہند کے مروجہ طریقے کے مطابق ہے۔ تربیت یافتہ عہدہ دار کارکردگی اور دیانتداری کی اعلیٰ روایات قائم کر رہے ہیں۔ عاملہ کو عدلیہ سے جدا کیا گیا ہے۔ ہندو اور مسلم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ متوسط طبقے کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ جامعہ ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ تحتانی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ حکومت حیدرآباد نے حال ہی میں ایک ہزار آبادی والے ہر موضع میں ایک مدرسہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ریاست کی مالیات مستحکم بنیاد پر قائم ہے۔ آمدنی کا خاص ذریعہ کروڑ گیری، آبکاری، مالگزاری اور ریلوے ہیں۔ پچھلے کئی سال سے ریاست کے موازنہ کو معتدبہ فاضلات پڑتے رہے ہیں۔ اس رقم کو ترقی تعمیری منصوبوں پر صرف کیا جاتا رہا ہے ... کا خود اپنا نظام زر ہے وہ اپنا سکہ آپ ڈھالتی ہے اور زر کا مندی اجرا کرتی ہے۔ حال ہی میں ایک "اسٹیٹ بنک" قائم کیا گیا ہے جس کے ذمہ سکہ سے متعلق امور ہیں۔ "ٹریژری بلز" جاری کئے جاتے ہیں اور عام طور پر مالیات کی اسکیم کو جدید اصولوں پر روبہ عمل لایا جاتا ہے۔

ریاست کی معاشی زندگی کسی حد تک زرعی ہے۔ جنگ سے پہلے صنعتی ترقی کی رفتار سست تھی۔ سیمنٹ کافی مقدار میں بڑے پیمانہ پر تیار کیا جاتا ہے۔ چند کارخانے اور بعض چھوٹی صنعتیں قائم تھیں۔ کوئلہ کی وسیع کانیں موجود ہیں لیکن ان کا کوئلہ اتنی اچھی قسم کا نہیں ہے جو کوک بنانے کے کام آئے۔ حال حال تک ان کانوں سے کوئلہ نکالنے کا کام ایک برطانوی کمپنی کے تفویض تھا لیکن کوئلہ کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے اب حکومت سرکار عالی نے انہیں خرید لیا ہے۔ کانوں کے علاقے کے نواح میں تانبہ و باکثرت سے پایا جاتا ہے۔ ماضی میں کانوں سے سونا نکالا جاتا تھا اور ممکن ہے کہ سستی برقی قوت کی بدولت بعض قدیم کانوں کو دوبارہ کھودنا نفع بخش ثابت ہو۔ اس کے علاوہ ریاست میں سنگ مرمر، چونا اور چکنی مٹی پائی جاتی ہے۔

جنگ چھڑتے ہی حکومت حیدرآباد نے اپنے تمام وسائل ملک معظم کے تفویض کر دئیے۔ فوج کی تعداد ساٹھ ہزار سپاہیوں سے بارہ ہزار سپاہیوں تک بڑھا دی گئی۔ اس وقت آٹھ دستے بیرون ریاست جنگی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ان تمام مصارف حکومت حیدرآباد ہی برداشت کرتی ہے۔ چار کروڑ پونڈ سے زائد رقم حکومت ہند کے قرضوں میں لگائی گئی ہے۔ شاہی ہوائی فوج کے لئے دو ہوائی دستے اور ہندوستانی بحریہ کے لئے ایک جنگی کشتی (کارویٹ) مہیا کی گئی ہے۔ صنعتوں کو جنگی اغراض کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ مقامی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے ایک "انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن" قائم کیا گیا ہے۔ تاکہ کیمیاوی اشیاء، چادری شیشہ اور کوپر کے برتن، نفاست کی بنائی ہوئی چیزیں اور دیگر قسم کی مصنوعات بڑے پیمانہ پر تیار کی جائیں۔ اس اسکیم کے تحت متعدد صنعتی کارخانے قائم ہو چکے ہیں۔ مثلاً "دی آلوین میٹل ورکس"، "دی حیدرآباد اسٹیل پروڈکٹس"، "دی حیدرآباد ... ریفریجریٹرز" وغیرہ اور ریلوے کے کارخانے توپ گاڑیوں کے پرزے، فولادی چادریں اور لوہے اور فولاد کی دوسری مصنوعات تیار کر رہے ہیں۔ اسلحہ جات کا ایک کارخانہ قائم کیا گیا ہے اور فوجی ضرورت کی دوسری بہت سی چیزیں بنائی جا رہی ہیں۔ اجناس خوردنی کی پیداوار میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ حکومت حیدرآباد نے افراط زر کے انسداد کے سلسلہ میں حکومت ہند کا پوری طرح ہاتھ بٹایا۔ چنانچہ سرمایہ داروں کی ہمت افزائی کی جا رہی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے ڈھائی فیصد سود سے (۱۰) ملین پونڈ قرض حاصل کیا۔ محصول آمدنی کے بچاؤ کے طور پر جبری بچت کا حکم نافذ کیا گیا ہے۔ اس حکم کی رو سے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ سالانہ ... پونڈ سے زائد آمدنی کو سرکاری قرضہ میں لگایا جائے۔

ریاست کا موازنہ جنگ سے پہلے آٹھ ملین پونڈ تھا مگر اب محصول اور منافع کے سوا کسی جدید محصول ... کے بغیر ... ملین پونڈ ہو گیا ہے۔ ... کی طیران گاہ کو ہندوستانی ہوائی فوج کے ہوا بازوں کی تربیت گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس طیران گاہ غیر فوجی ہوائی سروس اور ریلوے کے درمیان ربط قائم کرنے سے متعلق حکمت عملی کے تحت بنائی گئی تھی۔ کئی ہزار بیکاروں کو تربیت دے کر ہندوستانی فوج میں منتقل کیا گیا ہے۔ بلاشبہ جنگی جد و جہد کے سلسلہ میں حیدرآباد نے برطانوی دولت عامہ کے ساتھ اپنی وفاداری کا کامل ثبوت دیا ہے۔

جنگی جد و جہد کی بدولت آئندہ ترقی کے لئے بہت کچھ میدان صاف ہو گیا ہے۔ حکومت کا دلی مقصد عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا اور ہر ایک کے لئے روزگار مہیا کرنا ہے۔ جنگ کی وجہ سے متعدد کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ بعض کارخانوں کو انڈسٹریل فنڈ سے امداد دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر پیپر ملز کو لیجئے۔ اس کارخانے میں سالانہ ... ہزار ٹن کاغذ تیار ہو رہا ہے۔ کاغذ کی موجودہ قلت کے پیش نظر یہ ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔ سگریٹ، صابن اور تیل کے لئے بھی کارخانے قائم ہو چکے ہیں۔ ریاست کی حکمت عملی میں زراعت کی اصلاح کو نمایاں اہمیت دی گئی ہے۔ ذمہ دار ... اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ صنعتی توسیع کا دار و مدار زرعی علاقہ کی خوشحالی پر ہے اور یہ خوشحالی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک

صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ تجارتی فصلیں مثلاً ارنڈی اور مونگ پھلی کی زیادہ کاشت کی جائے اور مویشیوں کی نسل کی اصلاح کی جائے۔ اس کے علاوہ مناسب مقدار میں مصنوعی کھاد کی تیاری کی طرف بھی توجہ کی جا رہی ہے۔

مصنوعی کھاد کی تیاری کے لئے بڑی مقدار میں برقی قوت کی ضرورت ہے۔ عام طور پر ہوا صنعتوں میں صنعتوں کے لئے بھی برقی قوت درکار ہے۔ ملک کے قدرتی خدوخال پانی کو ذخیرہ کرکے برقی قوت پیدا کرنے کے لئے بہترین مواقع فراہم کرتے ہیں۔ حکومت حیدرآباد کی یہ حکمت عملی ہے کہ زرعی اور صنعتی ترقی کے سلسلہ میں ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ نظام ساگر میں جو ایک بڑا ذخیرہ آب ہے اور جو ڈھائی لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرنے کے لئے ۲ ملین پونڈ کے صرفہ سے بنایا گیا ہے۔ برقابی کی ایک مشین نصب کرنے کا پہلا قدم اٹھایا جانے والا ہے۔ دوسری اسکیمیں جب آبپاشی اور برقابی کی فراہمی دونوں مشترکہ طور پر شامل ہیں۔ مثلاً تنگبھدرا پراجکٹ کی بدولت تقریباً ۳۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین سیراب ہوگی اور ساتھ ہی تقریباً ایک لاکھ کیلو واٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی۔ گوداوری اسکیم کی وجہ سے تقریباً دس لاکھ ایکڑ زمین پر زراعت کی جا سکے گی اور تقریباً پچاس ہزار کیلو واٹ برقی قوت فراہم کی جائے گی۔ سیراب ہونے والے علاقہ میں تقریباً بیس لاکھ ایکڑ کا اضافہ ملک کی زرعی دولت میں فراوانی کا باعث ہوگا۔

صنعتی ترقی کی حکمت عملی کا مقصد یہ ہے کہ مقامی خام اشیا کو ریاست کے باشندوں کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے مصنوعات کی تیاری کے لئے استعمال کیا جائے۔ مرکزی مقامات پر سستی برقی قوت مہیا کی جائے گی۔ دریائے گوداوری پر کوئلہ، لوہے اور دوسرے دھاتوں کی کانوں کے قریب ایک صنعتی شہر قائم کرنے کے لئے جانچ اور مکمل اسکیم تیار کی گئی ہے۔ چند میل دور دریا کے پار ایک بند تعمیر کرکے ایک بڑا ذخیرہ آب بنایا جائے گا۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اس اسکیم کے تحت ۵۰ ہزار کیلو واٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی اور تقریباً دس لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوگی۔ شروع میں کوئلہ کی کانوں کے علاقہ میں ۵ ہزار کیلو واٹ برقی قوت پیدا کرنے والا پاور ہوز قائم کیا جائے گا۔ جن صنعتوں کو فروغ دینے کی تجویز کی گئی ہے ان میں فولاد، کاربن سازی، کوئلے کے مشتقات، سیمنٹ، پارچہ، نباتاتی تیل، مصنوعی ریشم، کیمیکل، کاربائڈ، مصنوعی کھاد اور ظروف سازی شامل ہیں۔ بعد میں پارچہ بافی وغیرہ کی مشینیں، کل پرزے اور برقی آلات تیار کرنے کی بھی تجویز ہے۔ دریائے گوداوری سے حاصل کردہ برقی قوت سے ریاست کے شمالی علاقے کی اور دریائے تنگبھدرا سے حاصل کردہ برقی قوت سے جنوبی علاقے کی برقی ضروریات پوری کی جائیں گی۔ اس طرح ہر شخص برقی قوت سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ دیہی علاقے میں برقی قوت کو مختلف اغراض کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف تالابوں اور باولیوں سے پمپ کے ذریعہ پانی نکالنے کا کام لیا جا سکتا ہے بلکہ دیہی صنعتوں خاص کر پارچہ بافی اور زرعی پیداوار کے لئے بھی برقی قوت کا استعمال صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے محدود معاون ثابت ہوگا۔ شہری اور دیہی صنعتوں کے درمیان ربط و تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ طریقہ جاپان میں نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔

اس نئے شہر کی بنا ڈالنے کے لئے ... ملین پونڈ درکار ہوں گے جیسا قیاس کیا گیا ہے۔ پوری ریاست کے لئے تعلیم کی توسیع، صحت عامہ کی اصلاح، سڑکوں اور ریلوں کی تعمیر اور گندہ مقامات کی ... اسکیموں پر تقریباً ۳۰ ملین پونڈ صرف ہوں گے۔ اس لائحہ عمل کی مالی ضروریات کی پابجائی کے لئے خصوصی محفوظات فراہم کئے گئے ہیں۔ اس اضافہ شدہ سرمایہ محفوظ میں موازنہ کے فاضلات جمع ہوتے رہیں گے۔ اگرچہ فاضل رقم کی کچھ مقدار اضافہ شدہ اخراجات کی تکمیل کے لئے درکار ہوگی۔ اس غرض کے لئے قرض حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ توقع کی جاتی ہے کہ منصوبہ بندی کے اس کام پر بہت سا نجی سرمایہ لگایا جائے گا۔

اہمیت کے لحاظ سے حیدرآباد کے بعد میسور کا نمبر آتا ہے۔ میسور کو عام طور پر ہندوستان کی ایک مثالی ریاست کہا جاتا ہے۔ اور یہ خیال بڑی حد تک درست ہے۔ اس کا رقبہ ۳۰ ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ۷۰ لاکھ سے زائد ہے۔

مالی اعتبار سے ریاست خوشحال ہے۔ جنگ کے زمانہ میں آمدنی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت اس کی آمدنی چھ ملین پونڈ ہے۔ سنہ ۱۹۴۳ء کا موازنہ ایک ملین سے زیادہ فاضلات پر مشتمل تھا۔ ریاست کا اثاثہ جس میں ریلوں (۵ ملین پونڈ) صنعت و حرفت اور برقی قوت پر لگائی ہوئی رقم شامل ہے ۲۵ ملین سے زائد ہے۔ میسور فوجی امداد کے سالانہ دو لاکھ پونڈ ادا کرتا ہے۔ اسکے لئے اس کا فوجی موازنہ کم ہے۔ پیدل فوج کے ایک بٹالین کو سمندر پار بھیجا گیا ہے۔ شاہی ہوائی فوج کو ایک ہوائی دستہ دیا گیا ہے۔ صنعت و حرفت میں تیزی کے ساتھ توسیع ہو رہی ہے۔ سات ملین پونڈ مالیت کی فوجی اشیا اور ساز و سامان خاص کر ہوائی چھتریوں کا ریشم تیار کیا گیا ہے۔ انجنیئری کے مختلف کالجوں اور کارخانوں اور ... کے کارخانے آہن و فولاد ... ہزار ... کو تربیت دی گئی ہے ان میں سے اکثر کو ہندوستانی فوج بحریہ اور ہوائی بیڑے میں جذب کر لئے گئے ہیں۔ کارخانہ آہن و فولاد میں تیار کی ہوئی تمام مصنوعات ہندوستانی محکمہ رسد کے تفویض کر دی گئی ہیں۔ سالانہ (۲۳۰۰۰) ٹن فولاد تیار کیا جاتا ہے۔ ایک زائد بجلی اور لوہے کے سلاخ بنانے کی ایک مشین نصب کی گئی ہے۔ جنگی اغراض کے لئے متعدد چیزیں فراہم کی جاتی ہیں ان میں برقی آلات زمین کو ہموار کرنے کے اوزار، فولادی خود اور دوسرا آہنی سامان شامل ہے۔ دھماکو اشیا بھی تیار کی جاتی ہیں ہوائی جہازوں کی تیاری کے سلسلہ میں ابتدائی کام کیا گیا ہے۔ میسور نے جنگی جدوجہد کی ... رفتار میں جو مادی اور اخلاقی امداد دی ہے اس کے لئے برطانیہ کو ممنون ہونا چاہئے۔

جنگ سے پہلے ہی میسور میں صنعتوں کو کافی فروغ حاصل ہو چکا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تنظیم جنگ ... منصوبہ بندی کے اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو پچھلے ربع صدی یا اس سے زیادہ مدت سے جاری ہے۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ نئی اسکیموں پر دس سال کی مدت میں ۱۵ ملین پونڈ کے مصارف عائد ہوں گے۔ زراعت کی اصلاح، صنعتوں کی توسیع، سڑکوں اور برقی قوت کی فراہمی اس خاکہ کے اہم اجزا ہیں۔ معاشرتی میدان میں تعلیمی سہولتوں کو وسعت دی جائے گی۔ طبی امداد اور صحت عامہ کے ایک وسیع لائحہ عمل کو برروئے کار لایا جائے گا۔ ... ہزار مکانات بنائے جانے والے ہیں۔ سڑکوں کی تعمیر پر ۳ ملین پونڈ صرف کئے جائیں گے۔ ریلوں کو بڑھانے سے متعلق ایک خاکہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ بنگلور کے مضافات میں ایک صنعتی مرکز قائم کرنے کی تجویز ہے۔ ریاست کے انتہائی شمالی مغربی علاقے میں ایک اور برقی پراجکٹ جو آبشار جوگ کی اسکیم سے منسوب ہے زیر تعمیر ہے اس پراجکٹ کی تکمیل کے بعد ایک لاکھ ۲۵ ہزار کیلو واٹ برقی قوت پیدا کی جا سکے گی۔ انسانی محنت کی فراہمی پر کارخانہ آہن و فولاد میں فوری اور شدید ضرورت ہے اور حکومت ہند کی طرف سے ضروری مشینوں کی درآمد کو ترجیح دی جا رہی ہے توقع کی جاتی ہے کہ برقی قوت کے اس سرچشمے کے اطراف ایک بڑا صنعتی مرکز قائم ہو جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس برقی قوت سے بڑی مقدار کیمیاوی اشیا کی تیاری اور خام دھات کی صفائی نیز تجارتی مصنوعی کھاد کی پیداوار کے لئے استعمال کی جائے گی۔

اس وقت ریاست میں ۵۰۰ صنعتی ادارے ہیں جن میں ۷۰ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ ان میں سے متعدد ادارے جنگ کی ضروریات کے پیش نظر وجود میں آئے ہیں۔ صنعتوں کو مزید فروغ دینے کے لئے ... مصنوعی ریشم کی صنعت ... اور نباتاتی ... تیاری اور ظروف سازی سے متعلق

(بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱)

مجلس مقننہ

بقیہ سلسلہ صفحہ (۵)

ماہانہ سے کم شرح مشاہرہ پر کام کیا ہو۔

مزدوروں کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص نہ ہوگا جو کلیتاً یا جزئی منشی، اہلکار، محرر، نگرانکار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہو۔ توضیح:- ایسے شخص کے متعلق جو کسی کارخانہ میں اہلکار، ٹائپسٹ، منتظم، مہتمم، منیجر، پروف ریڈر (Proof-Reader)، محاسب، تنقیح کنندہ، سیلسمین (Salesman)، ٹائم کیپر (Time-Keeper)، جابر (Jobber) یا بھرتی کرنے والے مستری یا اس نوعیت کی کسی اور حیثیت سے مامور ہو یہ متصور ہوگا کہ وہ کلیتاً یا جزئی منشی، اہلکار، محرر، نگرانکار یا بھرتی کرنے والے کی حیثیت سے یا انتظامی حیثیت سے مامور ہے۔

صنعت

۔۔ صنعت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوسکتا ہو جو۔

الف۔ کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس میں ماسبق فصلی سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو اور جس کی رجسٹری دستور العمل کارخانہ جات سرکار عالی اور اس کے قواعد کے تحت ہوئی ہو۔ یا

ب۔ کسی ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس کی صراحت سرکار عالی نے کی ہو۔ یا

ج۔ کسی ایسے معدن کا پٹہ دار ہو جس کی صراحت سرکار عالی نے کی ہو اور جس میں ماسبق فصلی سال کے دوران میں کام جاری رہا ہو۔ یا

د۔ کسی ایسی فرم کا جو ایسے کارخانہ کا مالک ہو جس کی صراحت فقرہ (الف) یا (ب) میں کی گئی ہو یا ایسی فرم کا جو حسب صراحت فقرہ (ج) کسی معدن کی پٹہ دار ہو ناظم، شراکت دار، منیجر، مینجنگ ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

ہ۔ کسی ایسی شراکت کا شراکت دار یا ایجنٹ ہو جو خاص صنعتی اغراض کے لئے قائم کی گئی ہو اور جس کی رجسٹری قانون شراکت ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔ یا

و۔ ایسا فرد، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو صنعت سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکار عالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

اس فقرہ کی اغراض کے لئے معدن سے مراد ایسی کھدائی ہے جہاں معدنی اشیاء کی تلاش یا ان کے حصول کے لئے کوئی عمل کیا گیا یا کیا جا رہا ہو اور اس میں ایسے تمام کام، مشنری، ٹراموے اور پٹریاں شامل ہیں جو معدن میں ہوں یا اس سے ملحق ہوں یا متعلق ہوں، خواہ وہ زمین کے اوپر ہوں یا اندر۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں ایسے احاطہ جات شامل نہ ہوں گے جہاں کوئی صنعتی عمل (Manufacturing Process) جاری ہو بجز اس کے کہ ایسا عمل کوک بنانے (Coke making) یا معدنی اشیاء صاف کرنے کی غرض سے ہو۔

تجارت

۱۴۔ تجارت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوسکتا ہو جو

الف۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں تجارت کرتا ہو جس سے اس کی آمدنی کم از کم دو ہزار روپیہ سالانہ ہو۔ یا

ب۔ قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکار عالی کی تعریف کے مطابق کسی ایسی کمپنی، انجمن یا شراکت کا بجز ان کمپنیوں، انجمنوں یا شراکتوں کے جو صنعت یا بنک کاری کی اغراض کے لئے قائم کی گئی ہوں، ناظم، شراکت دار، منیجر، مینجنگ ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ج) کسی ایسی شراکت کا جو خاص تجارتی اغراض کے لئے قائم کی گئی ہو اور جس کی رجسٹری قانون شراکت ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت عمل میں آئی ہو، شراکت دار یا ایجنٹ ہو۔ یا

(د) کسی ایسی کمپنی کا جو تجارت کرتی ہو اور کم سے کم دس ہزار روپیہ ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکار عالی سے باہر تشکیل پائی ہو اور ممالک محروسہ سرکار عالی میں اپنا مقام کاروبار رکھتی ہو ایسا ناظم، شراکت دار، منیجر، مینجنگ ایجنٹ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو جو ممالک محروسہ سرکار عالی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

ایسا فرد، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو تجارت سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکار عالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

بنک کاری

۱۵۔ بنک کاری کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو

(۱) کسی ایسے بنک کا جو قانون حیدرآباد اسٹیٹ (بنک) کے تحت تشکیل پایا ہو

(۲) کسی ایسے بنک کا جس کی رجسٹری قانون انجمن ہائے امداد قرضہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت عمل میں آئی ہو۔

(۳) کسی ایسے بنک کا جو قانون زمین گروی بنک ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔

(۴) کسی ایسے بنک کا جو قانون کمپنی ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت تشکیل پایا ہو۔

ناظم، شراکت دار، منیجر، مینجنگ ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور مستقل عہدہ دار ہو۔ یا

(ب) بنک کاری کا کاروبار کرنے والے کسی ایسے ادارہ کا مالک یا شراکت دار ہو جس سے قانون متعلق شہادت کتب حسابات ممالک محروسہ سرکار عالی کے احکام متعلق کئے گئے ہوں۔ یا

(ج) انسٹیٹیوٹ آف بنکرز لندن یا انڈین انسٹیٹیوٹ آف بنکرز کا مستقل رکن ہو اور ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر کسی بنک یا شاخ بنک میں مامور ہو یا اور طور پر بنک کاری کے کاروبار سے تعلق رکھتا ہو۔ یا

(د) کسی ایسے بنک کا جو کم سے کم ایک لاکھ روپیہ ادا شدہ سرمایہ کے ساتھ ممالک محروسہ سرکار عالی کے باہر تشکیل پایا ہو اور ممالک محروسہ سرکار عالی میں اپنا مقام کاروبار رکھتا ہو ایسا ناظم، شراکت دار، منیجر، مینجنگ ایجنٹ، ایجنٹ، معتمد یا کوئی اور عہدہ دار ہو جو ممالک محروسہ سرکار عالی میں سکونت رکھتا ہو۔ یا

(ہ) ایسا فرد، فرم یا ہندو مشترکہ خاندان ہو جس کی ایسی آمدنی پر جو بنک کاری سے حاصل کی گئی ہو کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے تحت جس کی صراحت سرکار عالی نے کی ہو محصول مشخص کیا گیا ہو۔

پیشہ وکالت

۱۶۔ پیشہ وکالت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو قانون وکلاء سرکار عالی کے احکام کے مطابق عدالت العالیہ کی جاری کی ہوئی کسی درجہ کی سند وکالت رکھتا ہو۔

پیشہ طبابت

۱۷۔ پیشہ طبابت کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو

الف۔ ایلوپیتھک طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون میڈیکل رجسٹریشن سرکار عالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جن کی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو۔ یا

ب۔ یونانی، آیورویدک یا کسی اور طریقہ علاج کا ایسا طبیب ہو جس نے قانون طبابت سرکار عالی کے تحت اپنا نام رجسٹر کرایا ہو یا ایسی قابلیتیں رکھتا ہو جن کی بناء پر وہ اپنا نام قانون مذکور کے تحت رجسٹر کرانے کا مستحق ہو۔ یا

(ج) دندان سازی یا علاج حیوانات میں کسی ایسے ادارہ کا ڈپلوما رکھتا ہو جسے سرکار عالی نے تسلیم کیا ہو۔

طیلسانین

۱۸. طیلسانین کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جس نے اس طرح نام شریک کئے جانے سے کم سے کم پانچ سال پیشتر

الف ۔ جامعہ عثمانیہ یا کسی ایسی ہندوستانی یا بیرونی جامعہ سے جسے سرکار عالی نے تسلیم کیا ہو طیلسان حاصل کیا ہو ۔ یا

(ب) کوئی ایسا امتحان کامیاب کیا ہو جسے سرکار عالی نے اس غرض کے لئے کم سے کم طیلسان کے برابر تسلیم کیا ہو۔

مجالس اضلاع

۱۹. مجالس اضلاع کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو آئین مجالس اضلاع کے تحت باضابطہ طور پر قائم شدہ کسی مجلس ضلع ۔ یا گری یا علاقہ مجلس کا رکن ہو۔

مجالس بلدی وقصبات

۲۰. بلدی حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو آئین مجالس بلدی وقصبات یا آئین چھاونیات کے تحت باضابطہ طور پر قائم شدہ کسی بلدی قصباتی یا چھاونی مجلس کا رکن ہو۔

بلدیہ حیدرآباد

۲۱. بلدیہ حیدرآباد کے حلقہ کی انتخابی فہرست میں نام شریک کئے جانے کا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ایسا شخص ہوگا جو بلدیہ حیدرآباد کا رکن ہو۔

مشترکہ جائداد وغیرہ سے متعلق عام احکام

۲۲. اگر ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کے مشترکہ مالک ہوں یا اس پر مشترکہ قبضہ رکھتے ہوں یا اس کے تعلق سے مشترک ادائیاں کرتے ہوں یا مشخصہ محصول کے مشترک طور پر ذمہ دار ہوں تو اس جائداد یا مشخصہ محصول کے تعلق سے ان میں سے صرف ایک شخص کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق ہوگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جو

الف ۔ ہندو مشترکہ خاندان کی صورت میں اس کا منتظم ہو۔

ب ۔ کسی دوسرے مشترکہ خاندان کی صورت میں اس خاندان کا ایسا رکن ہو جسے اس خاندان نے اس بارے میں مجاز قرار دیا ہو۔

ج ۔ کسی دوسری صورت میں ایسا شخص ہو جسے متعلقہ اشخاص کی اکثریت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو۔

۲۳. اگر کسی اراضی کے مشترکہ قابضوں کی مشترکہ مقبوضہ جائداد کا سالانہ مشخصہ محصول یا اس کا لگان دو سو روپے یا اس سے زائد ہو تو سالانہ مشخصہ محصول یا لگان میں سے ہر دو سو روپیوں کے لئے ایک رجسٹر شدہ مشترکہ قابض منجملہ پٹہ داروں اور کاشتکاروں کے حلقہ انتخاب کی انتخابی فہرست میں شریک کئے جانے کا مستحق ہوگا۔

۲۴. بجز اس صورت کے جس کی صراحت اوپر کی گئی ہو کوئی شخص کسی جائداد کی بنا کسی حلقہ کی انتخابی فہرست میں اپنا نام شریک کرانے یا اس حلقہ کے انتخاب میں رائے دینے کا مستحق نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ امانت دار کی حیثیت (Fiduciary Cap-acity) سے نہیں بلکہ خود اپنے ذاتی حق کی بنا جائداد کے تعلق سے مقررہ قابلیت نہ رکھتا ہو۔

اشتہار حاضری مدعا علیہ

مرتبہ عدالت دیوانی تعلقہ [illegible]

نمبر مقدمہ [illegible] بابتہ [illegible]

باجلاس خالد عبدالرحیم بیرسٹر ایٹ لاء منصف

[illegible]

دعویٰ:- حکم امتناعی دوامی

بنام کسی نسیا ولد راجیا قوم ریڈی عمر [illegible] سال پیشہ زراعت ساکن [illegible] تعلقہ [illegible]

[illegible] ولد راجیا قوم ریڈی عمر [illegible] سال پیشہ زراعت ساکن [illegible] تعلقہ [illegible] مدعا علیہما

ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ مدعی نے ایک دعویٰ حکم امتناعی دوامی کا عدالت ہذا میں دائر کیا ہے عدالت ہذا سے تمہارے نام سمن جاری ہوئے جو مکان پر تعمیل ہوئے مگر تم غیر حاضر ہو لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم بتاریخ [illegible] بروز چہارشنبہ بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کرایا گیا ہو اور کل امور متعلقہ مقدمہ کے سوالات کا جواب دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی کرو بصورت غیر حاضری حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔ پھر عذر کوئی مسموع نہ ہوگا۔

آج بتاریخ [illegible] میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

[illegible]

ریاست ہائے ہند میں تنظیم مابعد جنگ

بقیہ سلسلہ صفحہ (۹)

اسکیمیں بنائی گئی ہیں۔ دو پچاس ہارس پاور طاقت والی موٹروں کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے دوسری قسم کی موٹریں اور برقی سامان بھی تیار کیا جائے گا۔ اس خاکہ میں گرم علاقہ کی ... اور برقی ... جہاں تک ممکن ہو شہروں کے بڑے صنعتی اداروں سے دور رکھا جائے گا۔ میکانکل انجنیئرنگ کے میدان میں خاص طور پر کپڑے کی مشینوں کی تیاری کے سلسلہ میں بہت کچھ کی جائے گی۔ جنگ کے بعد کے پہلے پانچ سالوں میں ۲۳ ملین پونڈ صرف کئے جائیں گے۔

ریاست کی آمدنی کا ۲۰ فی صد حصہ تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے۔ خواندگی کا اوسط صرف ۱۳ فی صد ہے۔ اس خاکہ کی رو سے اگلے پانچ سالوں میں مدرسہ جانے والے بچوں کی تعداد دوگنی ہو جائے گی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر تعلیم کا صرفہ فی کس ایک روپیہ سے بڑھ کر فی کس دو روپیہ سالانہ ہو جائے گا۔ دس سال میں ان اخراجات کو سہ گنا کر دیا جانے والا ہے۔ پیشہ ورانہ صنعتی اور فنی مدارس میں دس گنا اضافہ کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ رشتہ صحت عامہ اور طبی امداد کے مصارف ڈیڑھ ملین پونڈ ہو جائیں گے۔ جہاں تک رقموں کی فراہمی کا تعلق ہے تقریباً ۸ ملین پونڈ سرمایہ مطالبات وصول کی سرمایہ محصولی اور سرمایہ ترجیحات سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور بقیہ رقم قرض حاصل کر کے مہیا کی جائے گی۔

ٹراونکور جزیرہ نمائے ہند کے سرے پر ہے اس کا رقبہ تقریباً ویلز کے رقبہ کے برابر ہے اس چھوٹے سے علاقہ میں ۶۰ لاکھ نفوس کی گنجان آبادی ہے۔ چنانچہ آبادی کا ایک مربع میل کے لئے ۷۰۰ ہزار تک پہنچ گیا ہے اس کی وجہ سے یہ ملک غذا کے معاملہ میں خود مکتفی نہیں ہے اور چاول کی ایک بڑی مقدار درآمد کرنی پڑتی ہے

بڑے پیمانہ پر برقابی قوت ترقی حکومت ٹراونکور کی بعد جنگ حکمت عملی کا ایک اہم جزو ہے۔ ایسی ترقی کے لئے یہ ریاست نہایت موزوں ہے کیونکہ یہاں زیادہ بارش ہوتی ہے اور گھاٹیوں میں آسانی کے ساتھ بڑے بڑے ذخائر آب تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔ پلاوا سالی پاور ہوز (اسٹیشن) کے نام سے ایک بڑا کارخانہ برق پہلے سے قائم ہے۔ دوسرا اسکیمیں زیر غور ہیں صنعتی اداروں اور چاول کے مرغزاروں کے لئے برقی کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے۔

حکومت ٹراونکور نے حیدرآباد اور حکومت ہند کی طرح اپنی منصوبہ بندی میں زمین کی پیداوار بڑھانے کے مسئلہ کو نمایاں حیثیت دی ہے۔ آبپاشی اور مصنوعی کھاد کی تیاری کے لئے برقی قوت استعمال کی جائے گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس کھاد کے استعمال سے چاول کی فی ایکر پیداوار دوگنی ہو جائے گی۔ مصنوعی کھاد تیار کرنے کے لئے فرٹیلائیزرز اینڈ کیمیکلس (ٹراونکور) لمیٹیڈ کے نام سے ایک کمپنی قائم کی گئی ہے تخمیناً ساڑھے سات لاکھ پونڈ کے صرفہ سے ممالک متحدہ امریکہ سے مشینیں درآمد کی جائیں گی۔ بڑے پیمانہ پر المونیم کی تیاری کے لئے بھی برقی قوت استعمال کی جائے گی۔

حکومت ٹراونکور نے جنوبی ہند کی صنعتی ترقی کی حکمت عملی کو پیش نظر رکھا ہے۔ پانچ سالہ ربر کی پیداوار اور ظروف سازی جیسی صنعتوں کی توسیع کے علاوہ بلائی وڈ، کاغذ، مصنوعی ریشم، پلاسٹکس وغیرہ کی تیاری بھی زیر غور ہے۔ انناس اور دوسرے میووں کو ڈبوں میں بند کرنے کی صنعت کے بھی کوئی امکانات ہیں۔ ٹراونکور کی منصوبہ بندی میں سمندری آمد و رفت کے لئے موجودہ بندرگاہوں کی اصلاح کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس غرض کے لئے ایک اسٹیم نیوی گیشن کمپنی قائم کی گئی ہے تمام بڑی سڑکوں پر سیمنٹ بچھایا جانے والا ہے سیمنٹ کی تیاری کے لئے بہت جلد ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا۔

ٹراونکور کے ساحل پر ریاست کوچین واقع ہے۔ اس ریاست میں کچھ عرصہ پہلے ایک اعلیٰ درجہ کی بندرگاہ بنائی گئی ہے۔ یہاں جو سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ان سے ٹراونکور کی سمندری تجارت کو بھی فروغ ہوگا۔ یہ بندرگاہ ٹراونکور کوچین اور حکومت ہند کے درمیان مساوی طور پر منقسم ہے کوچین جغرافیائی حالات اور سیاسی اور معاشی حالات تک کے اعتبار سے ایک حد تک ریاست ٹراونکور کے مماثل ہے اس کی آبادی ۱۴ لاکھ سے زائد ہے اور یہ ریاست ٹراونکور سے بھی گنجان ہے آخر الذکر کی طرح کوچین کو غذا درآمد کرنی ضروری ہے ورنہ ہلاکت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ تنظیم بعد جنگ میں برقابی کی ایک بڑی اسکیم شامل ہے۔ برقی قوت کو ریاست کے پاس تحت ارناکولم میں قائم شدہ پانچ تانبے کے کارخانوں اور دوسری صنعتوں کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ ارناکولم کوچین کی نئی بندرگاہ کے قریب واقع ہے۔ کاغذ بمبو سے تیار کیا جائے گا جو وہاں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

ریاست کولہاپور اگرچہ رقبہ میں چھوٹی ہے لیکن سیاسی اعتبار سے دکن کی مرہٹہ قوم کے قومی مرکز کی حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کی آبادی تقریباً دس لاکھ ہے اور یہ تین ہزار مربع میل کے کوہستانی اور مرتفع علاقہ پر پھیلی ہے۔ اور معاشی ترقی کے وسیع امکانات رکھتی ہے۔ حکومت کولہاپور کے پیش نظر ترقی بعد جنگ کا ایک بڑا منصوبہ ہے۔ دوسری ریاستوں کی طرح برقابی کی ایک بڑی اسکیم اس منصوبہ کا ایک اہم جزو ہے۔ برقی قوت کو نئی صنعتوں کے قیام اور آبپاشی کے اغراض کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ سڑکوں کو وسعت دی جانے والی ہے اور صحت عامہ کی اصلاح اور آبپاشی کی سہولتوں کے علاوہ ریاست کے جنگلات سے فائدہ اٹھانے اور کانوں سے دھات نکالنے کے لئے وسیع نظام عمل تیار کیا گیا ہے۔ بڑے پیمانہ پر المونیم اور مصنوعی کھاد کی تیاری کے بھی امکانات ہیں۔ ریاست کی آبادی کو احتیاط کے ساتھ قابو میں رکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ نہیں ہے کہ بہتر معاشی زندگی کے لئے اس کی توقعات ... ہوں

احمدیہ پریس چار مینار حیدرآباد